خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

12- اپریل 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 82 بدھ-11 ذیقعدہ -1415ھ، 12 شہادت 1374ھش، 12 اپریل 1995ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زبانی تو ایمان کے دعوے کرتے ہیں اور (صاحب ایمان) ہونے کی لاف و گزاف مارتے رہتے ہیں لیکن جب معرض امتحان و ابتلا میں آتے ہیں تو ان کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اس فتنہ و ابتلا کے وقت ان کا ایمان اللہ تعالیٰ پر ویسا نہیں رہتا بلکہ شکایت کرنے لگتے ہیں اسے عذابِ الٰہی قرار دیتے ہیں۔ حقیقت میں وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں۔ جن کو صالحین کا مقام حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہی تو وہ مقام ہے جہاں انسان ایمانی مدارج کے ثمرات کو مشاہدہ کرتا ہے اور اپنی ذات پر ان کا اثر پاتا ہے اور نئی زندگی اسے ملتی ہے لیکن یہ زندگی پہلے ایک موت کو چاہتی ہے اور یہ انعام و برکات امتحان و ابتلا کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے اور ابتلاء (صاحبِ ایمان) کے لئے شرط ہے۔ (-) یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایمان کے امتحان کے لئے (صاحب ایمان) کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ (صاحبِ ایمان) ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہئے اور ابتلاء پر زیادہ ثباتِ قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت میں جو سچا (صاحبِ ایمان) ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتح یاب اجابت چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۱۰)

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب شب قدر میں راہِ خدا میں قربان ہوگئے

نعش کو بازاروں میں گھسیٹا گیا۔ مخالفین لاش پر کودتے رہے

ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اہل ربوہ نے بھاری تعداد میں شرکت کی

ربوہ = ۱۰- اپریل۔ احباب جماعت کو دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مردان کے مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کو ۹- اپریل ۱۹۹۵ء کو پشاور سے قریباً ۱۸ کلومیٹر دور شب قدر کے مقام پر ایک عدالت کے احاطے میں پتھر مار مار کر جان سے مار دیا گیا۔ انکی عمر ۴۸ سال تھی۔

ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مورخہ ۱۰- اپریل کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں بعد عصر جنازہ پڑھایا۔ جس میں اہل ربوہ کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم ریاض احمد صاحب کے ساتھ ان کے سسر مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب بھی سخت زخمی ہوئے ان کا بازو اور کئی پسلیاں ٹوٹی ہیں سر اور چہرے پر شدید زخم آئے ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔

واقعات کے مطابق مٹہ مغل خیل میں دو ماہ قبل ایک شخص دولت خاں نے احمدیت قبول کی جس کی بناء پر علاقے کے لوگ ان کے سخت دشمن ہو گئے۔ مقامی پولیس نے ان کو حفاظتی حراست میں لیا مگر بعد ازاں ان کی گرفتاری اندیشہ نقص امن کے تحت ڈال دی گئی۔ ان کی گرفتاری جمعرات ۶- اپریل کو ہوئی ان کو چارسدہ جیل بھیج دیا گیا۔ اتوار ۹- اپریل کو تین احمدی دوست مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب

باقی صفحہ ۷ پر

سچی فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ ابد کے لئے حکم ہے کہ جب کسی کی نسبت کوئی ایسی بات نہ ہو تو کہہ دو کہ بہتان ہے۔ بدظنی کرنی شروع نہ کردو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ جو لوگ اس قسم کی بلاؤں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ یعنی دوسرے کو متہم کرتے ہیں وہ ہرگز نہیں مرتے۔ جب تک خود اس کا اتہام کا شکار نہ ہو لیں۔ اس لئے یہ بڑے ہی خوف اور خطرے کا مقام ہے۔ افسوس ہے لوگ ان باتوں کو معمولی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بہت ہی ضروری امور ہیں۔ جہاں تک تم سے ہو سکے سعی کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگو کہ وہ تمہیں سوءظنی سے محفوظ رکھے۔ پھر اس کے بدنتائج۔ غیبت۔ دروغ گوئی دوسرے کی تحقیر بہتان وغیرہ سے بچائے۔

غرض خدا تعالیٰ کے ماموروں اور ان فیوضات و برکات سے محروم رکھنے کے اسباب مختصر طور پر یہ ہیں۔ ابیٰ۔ تکبر۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ؛ ؛دہ اور پھر اس کی خلاف ورزی۔ پھر جھوٹ۔ دیکھو تم جو احمدی کہلاتے ہو تمہاری ذمہ داری بہت بڑھی ہوئی ہے۔ تم نے وعدہ کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تمہیں ہر وقت یہ وعدہ نصب العین رہنا چاہئے۔ کیسی وعدہ خلافی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وعدہ ہو اور پھر سنتے ہی سوء ظنی پیدا ہو۔ اس کی ذرا بھی پروانہ ہو کہ (سب

باقی صفحہ ۷ پر

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل لکھتے ہیں۔

مکرم سعید احمد بھٹی صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب بھٹی 5A/1 نارتھ اوینو فیز نمبر۱ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا نکاح ہمراہ مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد منیر صاحب P.E.C.H 595C کراچی بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۹۵-۴-۷ کو محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھا۔

احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۲ - شہادت ۱۳۷۴ ہش ۱۲ - اپریل ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

(۱) "جب انسان ایک راست باز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راست بازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا۔ اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راست بازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان (سچائی پر قائم لوگوں کے ساتھ رہو) کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں۔ اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے۔ مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ (وہ ایسی قوم ہے کہ جس کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بد نصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔

(۲) نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امارہ والے میں نفس امارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں اور لوامہ والے میں لوامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے۔ مطمئنہ والے کو پہلی نعمت یہ دی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے آرام پاتا ہے۔ جیسے فرمایا (-) یعنی اے خدا تعالیٰ میں آرام یافتہ نفس! اپنے رب کی طرف آجا وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ اس میں ایک باریک نکتہ معرفت ہے۔ جو یہ کہا کہ خدا تجھ سے راضی تو خدا سے راضی۔ بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس مرحلہ پر نہیں پہنچتا اور لوامہ کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت تک خدا تعالیٰ سے ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے یعنی کبھی کبھی وہ نفس کی تحریک سے نافرمانی بھی کر بیٹھتا ہے لیکن جب مطمئنہ کی حالت پر پہنچتا ہے تو اس جنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے صلح ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ خدا سے راضی ہوتا ہے اور خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے کیونکہ وہ لڑائی بھڑائی بالکل جاتی رہتی ہے۔

وحشت ہے جنوں ہے تو غمِ دل بھی فزوں ہے
آنکھوں سے ٹپکتا ہوا اُمید کا خوں ہے
منظر، تری آنکھوں میں ہے کیوں ظلمتِ شب کا
انوارِ سحر سے جو ہے دُوری تو وہ کیوں ہے

ابو الاقبال

وفاؤں کا صلہ

دل شکستہ ہے آنکھ پُرنم ہے
کوئی مونس نہ کوئی ہمدم ہے
کچھ سمجھ میں مری نہیں آتا
جانے کس بات کا مجھے غم ہے
رات دن صبح شام غم ہی غم
پیش کیسا یہ دل کو ماتم ہے
تلخ یادوں کی ہلکی ہلکی کسک
دل کی ہر دم رفیق و ہمدم ہے
یہ صلہ ہے مری وفاؤں کا
طعنہ زن مجھ پہ سارا عالم ہے
کاش منزل پہ کوئی پہنچا دے
راہ لمبی ہے زادِ رہ کم ہے
سہتا جاتا ہوں صبر سے ہر دکھ
سہتا جاؤں گا جب تلک دم ہے
تجھ سے کس کا گلہ کروں یارب
میرا اپنا قصور کیا کم ہے؟
تو ہی ہر درد کا مداوا ہے
تو ہی زخموں کا میرے مرہم ہے
اے مرے چارہ ساز ربِّ غفور
تیرے در پر ہی میرا سر خم ہے
مجھ کو تیرا ہی آسرا ہے فقط
اور بھروسہ تجھی پہ ہر دم ہے
زندگی رُت بدلتی رہتی ہے
کبھی جنّت کبھی جہنم ہے
اپنی تقدیر خود بنا صدّیق
تیرے بس میں مزاجِ عالَم ہے

محمد صدیق امرتسری

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں ۱۰۰ ہوں تو بہتر ہے"۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"۔

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں (-) ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں"۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ
ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں"۔

۵۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔

۶۔ امراء و صدر صاحبان، مربیان، معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اخلاص باللہ - توکّل علی اللہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سیرۃ و سوانح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

واقعہ ہجرت واقعہ ہجرت بھی ایک عجیب ہولناک واقعہ ہے۔ سارا عرب مخالف اور خون کا پیاسا تھا۔ مگر رسول کریمؐ صرف ایک ساتھی لے کر مدینہ کی طرف چل پڑے۔ راستہ میں تمام وہ قومیں آباد تھیں۔ جو مذہب کی مخالفت کے وجہ سے آپؐ کو مارنے کی فکر میں رہتی تھیں۔ اور صرف قریش کے ڈر کے مارے خاموش تھیں۔ لیکن اب وہ وقت آگیا تھا۔ جب قریش خود آپؐ کے قتل کے درپے تھے۔ اور کل قبائل عرب کو تسلی تھی کہ اگر ہم نے ان کو قتل کر دیا۔ تو قریش کو ناراضگی کی کوئی وجہ نہ ہوگی۔ اور صرف یہی نہیں کہ قریش کی مخالفت کا خوف نہ رہا تھا۔ بلکہ قریش نے رسول کریمؐ کو مکہ سے غیر حاضر دیکھ کر آپؐ کے قتل پر انعام مقرر کر دیا تھا۔ اور مدینہ کے راستہ میں جس قدر قبائل آباد تھے۔ انہیں یہ اطلاع دے دی تھی کہ جو شخص رسول کریمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ لے آئے گا اسے سو سو اونٹ فی کس انعام ملے گا۔ عرب کے قبائل جن کی زندگی ہی لوٹ مار پر بسر ہوتی تھی اور جو آتش حسد سے پہلے ہی جل بھن کر کوئلہ ہو رہے تھے۔ اس موقعہ کو کب ہاتھ سے جانے دے سکتے تھے۔ ہر طرف آپؐ کی تلاش شروع ہوئی اور گویا ہر قدم پر جو آپؐ اٹھاتے۔ خوف تھا۔ کہ کسی خون کے پیاسے دشمن سے پالا پڑے گا۔ ایسے موقعہ پر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہادر سے بہادر انسان بھی دل ہار بیٹھتا ہے۔ اور آخری جدوجہد سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ اور اگر نہایت دلیر اور خلاف معمول کوئی نہایت قوی دل انسان بھی ہو تو اس پر بھی خوف ایسا مستولی ہو جاتا ہے۔ کہ اس کی ہر ایک حرکت سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ میں نے بڑے بڑے بہادروں کے واقعات پڑھے ہیں لیکن ایسے موقعہ پر ان کی جو حالت ہوتی ہے اس کا رسول کریمؐ کے واقعہ سے مقابلہ بھی کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔ تاریخ دان جانتے ہیں کہ بھاگتے ہوئے نپولین کا کیا حال تھا۔ اور اس کے چہرہ پر حسرت کے کیسے بین آثار پائے جاتے تھے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمایوں کس طرح بار بار اپنے آپ کو دشمن کے ہاتھوں میں سپرد کر دینے کے لئے تیار ہو جاتا تھا۔ اور اگر اس کے ساتھ چند نہایت وفادار جرنیل نہ ہوتے۔ تو وہ شاید ایسا کر بھی دیتا۔ اسی طرح اور بہت سے بڑے بہادر جرنیل گزرے ہیں جن پر مشکلات کے ایام آئے ہیں۔ اور وہ ایسے اوقات میں جب دشمن ان کے چاروں طرف ان کی جستجو میں پھیل گیا۔ گھبرا گئے ہیں لیکن رسول کریمؐ ان دنیاوی لوگوں میں سے نہ تھے۔ آپؐ کی نظریں دنیا کی طرف نہیں لگی ہوئی تھیں۔ بلکہ آپؐ کی آنکھ خدا کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔ دنیا کے اسباب آپؐ کی مدنظر نہ تھے۔ اور آپؐ یہ خیال نہ کرتے تھے کہ ایسے وقت میں میں تن تنہا صرف ایک ساتھی کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں اور ایسے خطرناک راستہ میں اگر دشمن آ جائے تو اس کے مقابلہ کے لئے میرے پاس کیا سامان ہیں۔ بلکہ آپؐ یہ دیکھ رہے تھے کہ میرے ساتھ وہ خدا ہے جو ہمیشہ سے اپنے نیک بندوں کا محافظ چلا آیا ہے اور جس کے وار کا کوئی دشمن مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ خدا جو نوحؑ کا خدا۔ ابراہیمؑ کا خدا موسیٰؑ کا خدا۔ یونسؑ کا خدا۔ ایوبؑ کا خدا۔ داؤدؑ کا خدا۔ سلیمانؑ کا خدا۔ مسیحؑ کا خدا تھا۔ وہی میرا خدا ہے۔ اس کی طاقتیں کبھی زائل نہیں ہوتیں۔ اور وہ ایک دم کے لئے غافل نہیں ہے۔ سراقہ بن جعشم لالچ اور دشمنی سے دیوانہ ہو کر آتا ہے اور دور سے دیکھ کر آپؐ کی طرف گھوڑا دوڑا دیتا ہے۔ اس کے دل میں امید دریا کی طرح لہریں مارتی ہے۔ وہ نہ صرف اپنے مذہب کی توہین کرنے والے کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ کر اپنے سوختہ دل کو تسکین دینا چاہتا ہے۔ بلکہ دو سو اونٹ کا انعام جو اسے اپنی قوم میں ایک بہت بڑا رتبہ دینے کے لئے کافی تھے' اس کی ہمت کو اور بھی بلند کر دیتا ہے۔ جس طرح شکاری اپنے شکار کو دیکھ کر لپکتا ہے اسی طرح وہ رسول کریمؐ کو دیکھ کر آپؐ کی طرف لپکتا ہے۔ اور تیر کمان ہاتھ میں لے کر چاہتا ہے کہ آپؐ پر وار کرے۔ وہ اکیلا نہیں۔ بلکہ ایک نعرہ مار کر وہ اپنے اردگرد ہزاروں آدمیوں کو جمع کر سکتا ہے۔ کیونکہ رسول کریمؐ اس وقت اسی کے علاقہ سے گزر رہے ہیں۔ لیکن آپؐ اس وقت کیا کرتے ہیں۔ کیا بھاگ جاتے ہیں۔ کیا ڈر کر اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ کیا آپؐ کے قدم لڑکھڑانے لگ جاتے ہیں۔ کیا ان کے حواس بیکار ہو جاتے ہیں۔ کیا اسے قتل کر کے راہ فرار اختیار کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ نہیں وہ خدا پر توکل کرنے والا انسان ان میں سے ایک بات بھی نہیں کرتا۔ اور سراقہ کی اتنی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ جتنی ایک بیل کی جاتی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ باوجود اس جرات اور بہادری کے۔ باوجود اس ایمان اور یقین کے۔ باوجود اس توکل اور بھروسہ کے جو آپؓ میں پایا جاتا تھا۔ مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے ہیں کہ سراقہ اب ہمارے کس قدر نزدیک آگیا ہے۔ لیکن رسول کریمؐ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور گھبرانا اور دوڑنا تو الگ خوف و ہراس کا اظہار تو جدا' آپؐ نے ایک دفعہ منہ پھیر کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا۔ جس نے سراقہ کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اور اس کی آنکھیں کھل گئیں کہ میں کس انسان کا پیچھا کر رہا ہوں۔ اور وہ مدت العمر اس نظارہ کو اپنے حافظہ سے نہیں مٹا سکا۔ بلکہ اس خلاف معمول واقعہ نے اس کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ ہمیشہ اسے بیان کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ میں گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے رسول کریمؐ کے اس قدر نزدیک ہو گیا کہ میں رسول کریمؐ کے قرآن پڑھنے کی آواز سن رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ رسول کریمؐ دائیں بائیں بالکل نہیں دیکھتے۔ ہاں حضرت ابوبکرؓ بار بار دیکھتے جاتے تھے۔

اللہ اللہ خدا تعالیٰ پر کیسا بھروسہ ہے۔ دشمن گھوڑا دوڑاتا ہوا اس قدر نزدیک آگیا ہے کہ آپؐ کی آواز اس تک پہنچ سکتی ہے اور آپؐ تیر کی زد میں آگئے ہیں۔ مگر آپؐ ہیں کہ گھبراہٹ کا محسوس کرنا تو الگ رہا۔ قرآن شریف پڑھتے جاتے ہیں۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ بار بار دیکھتے جاتے ہیں کہ اب دشمن کس قدر نزدیک پہنچ گیا ہے۔ کیا اس بھروسہ اور توکل کی کوئی اور نظیر بھی مل سکتی ہے۔ کیا کوئی انسان ہے جس نے اس خطرناک وقت میں ایسی بے توجہی اور لاپرواہی کا اظہار کیا ہو۔ اگر آپؐ کو دنیاوی اسباب کے استعمال کا خیال بھی ہوتا۔ تو کم سے کم اتنا ضرور ہونا چاہئے تھا کہ آپ اس وقت یا تو سراقہ پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے یا وہاں سے تیز نکل جانے کی کوشش کرتے۔ لیکن آپؐ نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں اختیار کی۔ نہ آپؐ کے تیز قدم ہوئے اور نہ ہی آپؐ نے یہ ارادہ کیا کہ کسی طرح سراقہ کو مار دیں۔ بلکہ نہایت اطمینان کے ساتھ بغیر اظہار خوف و ہراس اپنی پہلی رفتار پر قرآن شریف پڑھتے ہوئے چلے گئے۔ وہ کون سی چیز تھی جس نے اس وقت آپؐ کو ایسا مضبوط کر دیا۔ کون سی طاقت تھی جس نے آپؐ کے حوصلے کو ایسا بلند کر دیا۔ کون سی روح تھی جس نے آپؐ کے اندر اس قسم کی غیر معمولی زندگی پیدا کر دی۔ یہ خدا پر توکل کے کرشمہ تھے۔ اس پر بھروسہ کے نتائج تھے۔ آپؐ جانتے تھے کہ ظاہری اسباب میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ دنیا کی طاقتیں مجھے ہلاک نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ آسمان پر ایک خدا ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے جو ان سب اسباب کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس خالق اسباب کے خلاف اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ توکل آپؐ کا ضائع نہیں گیا۔ بلکہ خدا نے اسے پورا کیا۔ اور سراقہ جو دو سو اونٹ کے لالچ میں آیا تھا۔ آپؐ سے معافی مانگ کر واپس چلا گیا۔ اور خدا نے اس کے دل پر ایسا رعب ڈالا کہ اس نے اپنی سلامتی اس میں سمجھی کہ خاموشی سے واپس چلا جائے۔ بلکہ اس نے اور تعاقب کرنے والوں کو بھی واپس لوٹا دیا۔

غار ثور کا واقعہ جب رسول کریمؐ کو حکم ہوا کہ آپؐ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو جائیں تو آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ ایک رات کو مکہ سے نکل کر جبل ثور کی طرف چلے گئے۔ یہ پہاڑ مکہ سے کوئی چھ سات میل پر واقع ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار ہے جس میں دو تین آدمی اچھی طرح آرام کر سکتے ہیں۔ اور بیٹھ تو اس سے زیادہ سکتے ہیں۔ جب کفار نے دیکھا کہ آپؐ اپنے گھر میں موجود نہیں ہیں۔ باوجود پہرہ کے خدا کے فضل سے دشمنوں کے شر سے صحیح سالم نکل گئے ہیں۔ اور دشمن باوجود کمال ہوشیاری اور احتیاط کے غائب و خاسر ہو گئے۔ تو انہوں نے کوشش کی کہ تعاقب کر کے آپؐ کو گرفتار کر لیں۔ اور اپنے غضب کی آگ آپؐ پر برسائیں۔ اور فوراً ادھر ادھر آدمی دوڑائے۔ کچھ آدمی اپنے ساتھ ایک کھوجی لے کر چلے۔ جس نے آپؐ کے قدموں کے نشانات کو معلوم کر کے جبل ثور کی طرف کا رخ کیا۔ جب جبل ثور پر پہنچے تو اس نے بڑے زور سے اس بات کا قرار کیا کہ یہ لوگ اس جگہ سے آگے نہیں گئے۔ بلکہ پہاڑی پر موجود ہیں۔

کھوجی عام طور سے ہوشیار ہوتے ہیں اور گورنمنٹ کے محکمہ پولیس والے بھی ان سے بہت کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہ طریق انسان کے دریافت کرنے کا ایک بہت پرانا طریق ہے۔ خصوصاً ان ممالک میں جہاں جرائم کی کثرت ہو۔ اس طریق سے بہت کچھ کام لینا پڑتا ہے۔ اس لئے غیر مہذب ممالک میں اور ایسے ممالک میں کہ جہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہ ہو۔ اس کی بڑی قدر و قیمت ہوتی ہے۔ اور جہاں زیادہ ضرورت ہو۔ وہاں اس فن کی ترقی بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے عرب اور اس قسم کے دیگر ممالک میں جہاں رسول کریمؐ سے پہلے فداہ ابی و امی) کوئی باقاعدہ حکومت نہ تھی۔ اور جرائم کی کثرت تھی۔ یہ پیشہ بڑے زوروں پر تھا۔ نہایت قابل وثوق سمجھا جاتا تھا۔ پس کھوجی کا یہ کہدینا کہ آپؐ ضرور یہاں تک آئے ہیں۔ ایک بہت بڑا ثبوت تھا۔ اور ایسی حالت میں غار کے اندر بیٹھے ہوؤں کا جو حال ہونا چاہئے وہ سمجھ میں آسکتا ہے۔

وہ کیسا وقت ہوگا۔ جب رسول کریمؐ اور حضرت ابوبکرؓ دونوں بغیر سلاح و ہتھیار کے غار ثور کے اندر بیٹھے ہوں گے۔ اور دشمن سر پر کھڑا باتیں بنا رہا ہوگا۔ غار ثور کوئی چھوٹی غار نہیں جس کا منہ ایسا تنگ ہو کہ جس میں انسان کا گھسنا مشکل سمجھا جائے یا جس کے اندر جھانکنا مشکل ہو۔ بلکہ ایک فراخ منہ کی کھلی غار ہے جس کے اندر جھانکنے سے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی اندر بیٹھا ہے یا نہیں۔ پس ایسی حالت میں دنیاوی اسباب کے لحاظ سے مشرکین مکہ کے لئے یہ بات بالکل قریب قیاس بلکہ ضروری تھی کہ وہ کھوجی کے کہنے کے مطابق ذرا آنکھیں جھکا کر دیکھ لیتے کہ آیا رسول کریمؐ غار میں تو نہیں بیٹھے۔ اور یہ کوئی ایسا عظیم الشان کام نہ تھا کہ جسے وہ لاپرواہی سے چھوڑ دیتے۔ کہ ایسے ضعیف خیال کی بنا پر اتنی محنت کون برداشت کرے۔ پس ایسے انسانوں کو جو ایسے خطرہ کی حالت میں اس غار میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ گھبرانا اور خوف کرنا

باقی صفحہ ۴ پر

رنگ بولتے ہیں

گزشتہ دنوں نصیرالدین شیخ صاحب (پی- ایم جی) کی پینٹنگز کی ایک نمائش الحمراء میں منعقد کی گئی تھی اس کی رپورٹ فرخ رشید نے فرنٹیئر پوسٹ میں پیش کی ہے- ہم فرنٹیئر پوسٹ کے شکریہ کے ساتھ یہ رپورٹ یہاں درج کرتے ہیں- (ادارہ)

قدرتی مناظر ہمیشہ سے فنکاروں کے لئے تخیلاتی سوچ کا منبع رہے ہیں- پاکستان میں کئی فنکاروں نے قدرتی مناظر کو اپنی مصوری کا موضوع بنایا ہے- انا مولکا احمد' استاد اللہ بخش اور خالد اقبال ان نمایاں آرٹسٹوں میں سے ہیں جنہوں نے قدرتی مناظر کی مصوری کر کے بعض نہایت شاندار پینٹنگز کی ہیں-

آرٹ کے میدان میں نئی نسل بھی فطرت اور قدرتی مناظر کے اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی- نصیرالدین شیخ ایسے ہی آرٹسٹوں میں سے ایک ہیں جن کے تخیل کا منبع قدرت کے حسن کی عکاسی ہے- گزشتہ ہفتے ان کی مصوری کے ۲۷ نمونوں کی نمائش الحمرا آرٹ گیلری میں ہوئی-

نصیرالدین شیخ پیشے کے اعتبار سے محکمہ ڈاک کے ایک اعلیٰ افسر ہیں- الحمرا کی یہ نمائش جس کا افتتاح مسٹر محمد حنیف رامے نے کیا ان کی پہلی "انفرادی" نمائش تھی- یہ بات حیران کن ہے کہ ایک خشک اور یکسانیت سے بھرپور دفتری زندگی گزارنے والا کس طرح اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتا ہے- اور مصوری کے نمونے تخلیق کرنے کے علاوہ شاعری بھی کرتا ہے- فی الحقیقت انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز مصوری سے بہت پہلے کر دیا تھا-

اپنی تصاویر کے نمائش کے موقعہ پر انہوں نے اپنی شاعری کے مجموعہ کی تعارفی تقریب بھی منعقد کر ڈالی ان کی شاعری اردو زبان میں ہے- اس میں انہوں نے زندگی کے معروضی حقائق کا ذکر کیا ہے- نصیرالدین شیخ نے محض اتفاقیہ طور پر پینٹنگ شروع کی- جب وہ شاعری کے ذریعے اپنے اندرونی جذبوں کو صحیح طور پر ظاہر نہ کر سکے تو انہوں نے پینٹنگ شروع کر دی- ۱۹۸۶ء میں اوجڑی کیمپ کے حادثے نے ان کی حساس طبیعت کو مجبور کیا کہ وہ اس حادثے کے عواقب پر کچھ لکھیں- لیکن الفاظ نے ان کے احساسات کا ساتھ نہ دیا- اس پر انہوں نے قلم کو خیرباد کہا اور برش پکڑ لیا- اور جو وہ چاہتے تھے وہ انہیں مل گیا- رنگوں نے ان کے احساسات کو ان کی مرضی کے مطابق کینوس پر منتقل کر دیا- اس طرح سے آرٹ میں ان کا سفر صرف چند سال پہلے شروع ہوا-

نصیرالدین نے مصوری اپنی کوشش سے سیکھی ہے- انہوں نے کسی اکیڈمی سے ٹریننگ حاصل نہیں کی- جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے وہ کتابوں کے مطالعہ سے یا پھر اپنی مشاہدہ کرنے کی صلاحیتوں سے حاصل کیا ہے- انہوں نے بتایا کہ مشاہدہ سے سب کچھ مل سکتا ہے- لوگ اگر چیزوں کا غور سے مشاہدہ کریں تو وہ ان سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ قدرتی حسن کا بہت باریک بینی سے مشاہدہ کرتے ہیں- اور انہیں یقین ہے کہ ان کی کامیابی کی وجہ ان کی مشاہدہ کی عادت میں مضمر ہے-

چونکہ وہ نان پروفیشنل ہیں اور ہمہ وقتی پینٹر بھی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے الحمرا میں اپنی پینٹنگز کی نمائش کو کوئی نام نہیں دیا- وہ نہ تو مصوروں کی کسی کلاس سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ہی مصوری کے کسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں ان کی مصوری سٹائل اور حرکت کے لحاظ سے متنوع ہے- ان کا مصورانہ کام مناظر قدرت کی عکاسی سے لے کر گہرے احساسات کی حامل تجریدی مصوری تک پھیلا ہوا ہے-

نصیرالدین نے اپنے کام کے آغاز میں اپنے احساسات کی عکاسی کے لئے آئل کلر کا استعمال کیا لیکن بعد میں انہوں نے Acryilic رنگوں کا استعمال شروع کر دیا جو ان کی وجدانی حالتوں کا زیادہ بہتر ترجمان تھا-

وہ زیادہ تر قدرتی مناظر پینٹ کرتے ہیں- ڈاکٹر شوکت محمود نے کہا ہے کہ نصیرالدین کا دل پسند موضوع قدرتی مناظر ہیں اور اس میں انہوں نے کئی اطراف میں کامیابی سے مصوری کی ہے- اس میں تجربات کرتے ہوئے بعض دفعہ وہ خالد اقبال کے دائرہ میں چلے جاتے ہیں اور بعض دفعہ ذوالقرنین حیدر کے طرز فکر میں داخل ہو جاتے ہیں- اور ایک دوسری سٹیج پر وہ سعید اختر کی سرحدوں پر پائے جاتے ہیں- اور ان کی ایک دو تصویروں میں تو وہ عسکری میاں ایرانی کی اجارہ داری کو بھی چیلنج کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں-

ان کی نمایاں تصویروں میں صحرا' افق' زردی میں ہم آہنگی شامل ہیں- "ایک کیکر کی پورٹریٹ" میں ایک سنجیدہ اور جوش و خروش رکھنے والا مصور کام کرتا دکھائی دیتا ہے-

ان کی طوفان سیریز بہت متاثر کن اور بامعنی ہیں- "سٹارم ان گرین" "سٹارم ان بلیو" اور "سٹارم ان وائلٹ" رنگوں اور خیالات میں زیادہ واضح اور نمایاں ہیں-

نصیرالدین شیخ نے خطاطی میں بھی کام کیا ہے- ان کا زیادہ نمایاں خطاطی کا کام "لاغالب الااللہ" ہے جس میں انہوں نے بہت شوخ رنگوں کا امتزاج استعمال کیا ہے- درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نصیرالدین رنگوں کے شوخ شیڈ استعمال کرنا پسند کرتے ہیں- ان کی اکثر تصویروں میں بہت گہرے شیڈ نظر آتے ہیں- سلیمہ ہاشمی نے کہا ہے کہ نصیرالدین کی مصوری فطرت کی عکاسی سے لے کر اپنے ماحول کو اپنی اندرونی وجدانی کیفیات اور جذبات کی عکاسی کے ساتھ ظاہر کرنے کے درمیان گردش کرتی ہے- اس کے رنگ اس کی طاقت ہیں- یہ زندگی کے شوخ مناظر بھی ہیں اور پرسکون بھی- لیکن جب وہ اسے اپنا ذاتی اظہار بناتے ہیں تو وہ بہت قوت کے ساتھ اور نمایاں طور پر ابھر کر سامنے آجاتا ہے-

ایک شوقیہ مصور کے طور پر نصیرالدین نے کئی جہتوں مثلاً قدرتی مناظر' گلیوں کے مناظر' خطاطی' اور احساساتی تجریدیت میں بہت کامیابی حاصل کی ہے- ان کی مصوری میں جس قسم کی کثیر الجہتی ہے اس نے ان کو اپنے کئی ہم عصروں کا حریف بنا دیا ہے-

(فوکس- فرنٹیئر پوسٹ ۲۷- مارچ ۱۹۹۵ء)

بقیہ صفحہ ۳

بالکل فطرت کے مطابق ہوتا- اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بہادر سے بہادر انسان بھی اس وقت خوف نہ کرتا- لیکن اگر کوئی ایسا جری انسان ہو بھی جو ایسے وقت میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرے- اور بے خوف بیٹھا رہے اور سمجھ لے کہ اگر دشمن نے پکڑ بھی لیا تو کیا ہوا- آخر ایک دن مرنا ہے- تو بھی یہ امر بالکل فطرت انسان کے مطابق ہو گا کہ ایسا آدمی جو ایسے مقام پر ہو- کم سے کم یہ یقین کر لے- کہ یہ لوگ ہمیں دیکھ ضرور لیں گے- کیونکہ عین سرے پر پہنچ کر اور ایسی یقینی شہادت کے باوجود غار میں نظر بھی نہ ڈالنا بالکل اسباب کے خلاف ہے-

مگر (-) رسول ؐ فداہ ابی و امی کیا کرتا ہے- حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں:-

میں رسول کریم ؐ کے ساتھ غار میں تھا- میں نے اپنا سر اٹھا کر نظر کی- تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دیکھے- اس پر میں نے رسول کریم ؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی نظر نیچی کرے گا- تو ہمیں دیکھ لے گا- تو آپ ؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا چپ اے ابی بکر- ہم دو ہیں ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے- (پھر وہ کیونکر دیکھ سکتے ہیں)

اللہ اللہ کیا توکل ہے- دشمن سر پر کھڑا ہے- اور اتنا نزدیک ہے کہ ذرا آنکھ نیچے کرے اور دیکھ لے- لیکن آپ ؐ کو خدا تعالیٰ پر ایسا یقین ہے کہ باوجود سب اسباب مخالف کے جمع ہو جانے کے آپ ؐ یہی فرماتے ہیں کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے- خدا تو ہمارے ساتھ ہے- پھر وہ کیونکر دیکھ سکتے ہیں-

کیا کسی ماں نے ایسا بچہ جنا ہے- جو اس یقین اور ایمان کو لے کر دنیا میں آیا ہو- یہ جرات و بہادری کا سوال نہیں- بلکہ توکل کا سوال ہے- خدا پر بھروسہ کا سوال ہے- اگر جرأت ہی ہوتی- تو آپ ؐ یہ جواب دیتے کہ خیر پکڑ لیں گے تو کیا ہوا- ہم موت سے نہیں ڈرتے- مگر آپ ؐ کوئی معمولی جرنیل یا میدان جنگ کے بہادر سپاہی نہ تھے آپ ؐ خدا کے رسول تھے- اس لئے آپ ؐ نے نہ صرف خوف کا اظہار نہ کیا- بلکہ حضرت ابوبکرؓ کو بتایا- کہ دیکھنے کا سوال ہی نہیں ہے خدا ہمارے ساتھ ہے- اور اس کے حکم کے ماتحت ہم اپنے گھروں سے نکلے ہیں- پھر ان کو طاقت ہی کیا مل سکتی ہے کہ یہ آنکھ نیچی کر کے ہمیں دیکھیں-

یہ وہ توکل ہے جو ایک جھوٹے انسان میں نہیں ہو سکتا- جو ایک پرفریب دل میں نہیں ٹھہر سکتا- شائد کوئی مجنون ایسا کر سکے- کہ ایسے خطرناک موقعہ پر بے پرواہ رہے- لیکن میں پوچھتا ہوں کہ مجنون فقدان حواس کی وجہ سے ایسا کہہ تو لے- لیکن وہ کون ہے جو اس کے مجنونانہ خیالات کے مطابق اس کے متعاقبین کی آنکھوں کو اس سے پھیر دے- اور متعاقب سر پر پہنچ کر پھر اس کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھ سکیں-

پس رسول کریم ؐ کا توکل ایک رسولانہ توکل تھا- اور جسے خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں پورا کر دیا- آپ ؐ نے خدا تعالیٰ پر یقین کر کے کہا کہ میرا خدا ایسے وقت میں مجھے ضائع نہیں کرے گا- اور خدا نے آپ ؐ کے توکل کو پورا کیا اور آپ ؐ کو دشمن کے قبضہ میں جانے سے بچا لیا- اور اسے اس طرح اندھا کر دیا کہ وہ آپ ؐ کے قریب پہنچ کر خائب و خاسر لوٹ گیا-

یہ وہ توکل ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی- حضرت موسیٰؑ سے بھی ایک موقعہ پر اس قسم کے توکل کی نظیر ملتی ہے- لیکن وہ مثال اس سے بہت ہی ادنیٰ ہے- کیونکہ حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے فرعونیوں کو دیکھ کر کہا کہ ہم ضرور گرفتار ہو جائیں گے- لیکن رسول کریم ؐ کا توکل ایسا کامل تھا کہ اس نے آپ ؐ کے ساتھی پر بھی اثر ڈالا- اور حضرت ابوبکرؓ نے موسائیوں کی طرح گھبرا کر یہ نہیں کہا کہ ہم ضرور پکڑے جائیں گے- بلکہ یہ کہا کہ اگر وہ نیچی نظریں کریں تو دیکھ لیں- اور یہ ایمان اس پر تو کا نتیجہ تھا- جو نور نبوت اس وقت آپ ؐ کے دل پر ڈال رہا تھا- دوسرے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ فوج تھی- اور ان کے آگے بھاگنے کی جگہ ضرور موجود تھی- لیکن رسول کریم کے ساتھ نہ کوئی جماعت تھی اور نہ آپ ؐ کے سامنے کوئی اور راستہ تھا- اسی طرح اور بھی بہت سے فرق ہیں- جو طوالت کی وجہ سے میں اس جگہ بیان نہیں کرتا-

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ستارہ مظفر

اصحابِ کہف

خدا تعالیٰ کے مامورین جب بھی دنیا میں تشریف لائے انہیں مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا اور ابتداء میں بہت کم لوگ ان پر ایمان لائے ان ایمان لانے والوں کو بھی حق و صداقت پر ایمان لانے کی وجہ سے دکھ دیئے جاتے رہے۔ ایسا ہی سلوک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں سے ہوا جنہیں مسیحی یا عیسائی کہتے ہیں۔

اصحابِ کہف ابتدائی زمانہ کے رومی مسیحی تھے۔ جب یہود صراط مستقیم سے بھٹک گئے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لئے ابتدائی مسیحیوں کو چن لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو خدائے واحد کی عبادت کرنے کی تعلیم دی تھی اسی لئے شروع میں عیسائیت میں شرک بالکل نہیں تھا۔ وہ بت پرستی کے خلاف جہاد کرتے تھے اور شرک سے بچنے کے لئے شروع میں مسیحی قوم نے بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں لیکن اب موجودہ مسیحی اپنے اصل دین پر قائم نہیں رہے۔

مسیحیوں پر ظلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں شروع ہو گیا تھا اور ان مظالم کا سلسلہ تقریباً تین سو سال تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں یہ لوگ ادھر ادھر چھپ کر وقت گزارا کرتے تھے اور جب زیادہ سختی ہوتی تو غاروں میں پناہ لیا کرتے تھے۔

الکہف سے مراد عربی میں کہف کا مطلب ہے "وسیع غار" جو کسی پہاڑی کلیسا پتھریلی زمین میں واقع ہو۔ اس جگہ الکہف سے مراد کیٹاکومبز ہیں۔ جو زمین دوز تہہ خانوں کا نام ہے۔ رومی اور یہودی اپنے مُردوں کو کمروں میں رکھتے تھے۔ رومی حکومت کے زمانہ میں بڑے بڑے شہروں سے باہر ایسی جگہیں بنی ہوتی تھیں اور کیٹاکومبز کہلاتی تھیں۔

ان تہہ خانوں میں چُھپنے کا خیال کیسے آیا اس زمانہ میں غلاموں کو رکھنے کا رواج تھا اور غلاموں سے ناراض ہو کر مالک ان پر بہت ظلم بھی کرتے تھے۔ ان مظالم سے بچنے کے لئے غلام بھاگ کر ان زمین دوز قبرستانوں میں پناہ لیا کرتے تھے۔

عیسائیوں پر ظلم تو ہوتے ہی رہتے تھے جب مظالم کا یہ سلسلہ بڑھ گیا تو انہوں نے بھی جان بچانے کے لئے ان قبرستانوں میں پناہ لینی شروع کی۔ کیونکہ ایک تو وہاں آسانی سے چھپ سکتے تھے۔ دوسرے سردی اور گرمی سے نسبتاً محفوظ رہ سکتے تھے۔ اور قبرستان ایسی جگہ ہے جس سے عام طور پر لوگ ڈرتے ہیں۔ اس لئے وہاں لوگوں کی نظروں سے چھپ کر رہ سکتے تھے۔

محل وقوع کیٹاکومبز روم کے پاس۔ اسکندریہ جو مصر کا شہر ہے اس کے پاس۔ سسلی میں ' مالٹا میں نیپلز کے پاس اس وقت تک دریافت ہوئے ہیں۔

ظلم کی وجہ ابتدائی عیسائی موحد تھے اور حاکم وقت مشرک۔ اور وہ انہیں خدائے واحد کی عبادت سے روکتے تھے۔ فرداً فرداً ظلم تو حضرت مسیح کے واقعہ صلیب سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس زمانہ میں بادشاہ بھی بت پرست ہوتے تھے اور جو لوگ بتوں کو سجدہ نہ کرتے انہیں مسیحی سمجھ کر قید یا قتل کر دیا جاتا تھا۔ (انسائیکلو پیڈیا زیر لفظ ڈلیس زیر لفظ تاریخ کلیسیا)

رومی مورخ ٹیسیٹس (Ticitus) نے اپنی کتاب دی کیٹاکومبز ایٹ روم (The cata combs at Rome) میں لکھا ہے کہ "نیرو بادشاہ نے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے مسیحیوں کو زندہ جلانے۔ کتوں سے پھڑوانے اور صلیب دیئے جانے کے مختلف طریقے اختیار کر رکھے تھے۔ اس غرض کے لئے اس نے اپنا شاہی باغ دیا ہوا تھا"۔ اس بادشاہ کے زمانہ میں جو ۵۴ء بعد مسیح سے ۶۸ء بعد مسیح تک ہے۔ مسیحیوں پر بحیثیت جماعت ظلم شروع ہوئے۔

ظاہر ہے جس قوم پر اس قدر ظلم ہو وہ ادھر ادھر بھاگ کر پناہ لینے کی کوشش کرے گی۔ یہ ظلم ہمیشہ ایک سا نہیں ہوا۔ درمیان میں جب حالات ذرا ٹھیک ہو جاتے یہ لوگ واپس شہروں میں آکر آباد ہو جاتے۔ لیکن جب مظالم بڑھ جاتے تو بھاگ کر ان جگہوں میں چھپ جاتے اور ان مظالم کی وجہ سے بعض دفعہ انہیں مہینوں یا سالوں ان جگہوں پر رہنا پڑا کیونکہ کیٹاکومبز کے اندر سکولوں اور گرجوں کے کمرے بھی پائے جاتے ہیں۔

ان جگہوں کی بناوٹ ان مظالم سے بچنے کے لئے جب مسیحیوں نے ان جگہوں پر پناہ لینی شروع کی تو ان جگہوں کو زیادہ محفوظ بنانے کے لئے انہوں نے اندر ہی اندر مزید کمرے بنانے شروع کر دیئے اور یہ ظلم کا سلسلہ تین سو سال جاری رہا اس لئے یہ تہہ خانے اتنے زیادہ اور اتنے لمبے راستوں پر مشتمل ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ بعض لوگوں کے اندازے کے مطابق وہ پندرہ میل کی لمبائی تک چلے گئے ہیں۔

یہ تہہ خانے تین منزل میں بنے ہوئے ہیں۔ پہلی منزل کو تو انسان بغیر کسی دقت کے دیکھ سکتا ہے لیکن دوسری منزل میں دم گھٹتا ہے اور تیسری منزل میں تو اتنا اندھیرا ہے۔ اور زمین میں نمی بھی ہے جس کی وجہ سے وہاں جانا بھی مشکل ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں انگلستان جاتے ہوئے روم میں مَیں نے خود ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے...... ان تہہ خانوں کو مسیحیوں نے اپنی ضرورت کے مطابق اس طرح بنا لیا تھا جیسے بھول بھلیاں ہوتی ہیں۔

حفاظت کا طریق کار یہ لوگ حفاظت کے لئے کتے بھی رکھتے تھے تاکہ اگر کوئی اجنبی شخص آئے تو کتوں کے بھونکنے سے پتہ لگ جائے۔ مزید حفاظت کے لئے یہ لوگ جن زمین دوز کمروں میں رہتے تھے سطح زمین سے ان کمروں میں داخل ہونے کے لئے یہ لوگ مستقل سیڑھی نہیں بناتے تھے بلکہ لکڑی کی سیڑھی استعمال کرتے تھے تاکہ اپنا آدمی اتارنے کے بعد وہاں سے سیڑھی ہٹائی جا سکے اور دشمنوں کے آنے پر نیچے اترنے کے لئے سیڑھی نہ ہو اور وہ جلدی سے نیچے نہ آسکیں۔

تیسرے یہ کہ فرض کریں کہ اگر سیڑھی لا کر یا کود کر نیچے اتر ہی آئیں تو اس کے لئے حفاظت کا یہ انتظام کیا تھا کہ ہر کمرہ سے چار راستے بنا دیئے تھے۔ ان میں سے ایک راستہ تو اگلے کمرہ کی طرف جاتا تھا باقی تین کچھ دور جا کر ختم ہو جاتے تھے۔ اس کا یہ فائدہ تھا کہ عیسائی تو صحیح راستے سے واقف ہونے کی وجہ سے بھاگ کر اگلے کمرے میں چلے جاتے لیکن تعاقب کرنے والے غلط راستے کی طرف چلے جاتے اور آگے راستہ بند ہونے کی وجہ سے دوسرے راستے کی طرف جاتے اور اس طرح بار بار غلط راستوں کی طرف جانے کی وجہ سے بھاگنے والے عیسائیوں سے کافی پیچھے رہ جاتے تھے۔

ایسے پر پیچ راستوں سے گزر کر پکڑنا ہی پریشان کن ہوتا ہوگا لیکن اگر آخری حد تک تعاقب کر بھی لیتے تو مسیحی دوسری منزل یعنی نچلے تہہ خانوں میں چلے جاتے جو پہلے تہہ خانوں سے زیادہ پیچیدہ ہوتے تھے اور ان میں اندھیرا بھی ہوتا تھا۔ پکڑنے کے لئے آنے والے اگر یہاں تک بھی پہنچ جاتے تھے تو ان سے نیچے تیسرے تہہ خانے موجود تھے جن میں عام لوگوں کے لئے چند منٹ بھی ٹھہرنا مشکل ہے۔ آج کل تو مٹی گر گر کر کافی خراب ہو چکے ہیں اور ان میں نمی بھی زیادہ ہے۔ یہ بہت بھیانک سی جگہ ہے۔ جس میں عیسائی شاید صرف تعاقب کے وقت ہی تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتے تھے۔ ان سارے راستوں کی لمبائی کئی سو میل ہے اس لئے ان جگہوں میں عیسائیوں کو پکڑنا مشکل ہوتا تھا کئی دفعہ پولیس پکڑ بھی لیتی تھی اور وہیں قتل کر دیتی تھی۔

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔ میں نے ایسے **لوگوں** کی بہت سی قبریں دیکھی ہیں۔ ہم نے بعض کتبے پادری سے پڑھوا کر معلوم کیا کہ ان میں وہ دردناک واقعات بیان کئے گئے ہیں جو موت کے وقت ان کو پیش آتے تھے۔

بادشاہ ڈلیس کے زمانہ میں قانون بنا دیا گیا تھا کہ مسیحی بتوں کو سجدہ کرنے پر مجبور کئے جائیں اس سلسلے میں مسیحیوں پر بہت سختی کی جاتی تھی اس لئے یہ سارا زمانہ مسیحیوں نے کیٹاکومبز میں گزارا۔ سوائے ان مسیحیوں کے جنہوں نے ڈر کر ظاہری طور پر مذہب کو چھوڑ دیا۔ اس لئے اس زمانہ میں اصحاب کہف نے قربانیوں کی ایک شاندار مثال پیش کی۔

انبیاءؑ کے زمانوں میں جب کبھی قوموں پر اس قسم کی آزمائشیں آتی ہیں تو عام طور پر ان کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو دین کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی تنگی دکھ اور تکلیف سہہ لیتا ہے چاہے اس کے لئے اسے اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر وقت گزارنا پڑے اور دوسرا گروہ مذہب کی خدمت اس میں سمجھتا ہے کہ اپنی قوم میں ملا جلا رہے اور سوچتا ہے کہ اس طرح وہ اپنی قوم کی مدد کر سکتا ہے۔ اور اس کو دین کی خدمت سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کامل دین اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی ایسا ہوا۔ ایک گروہ خدا کی راہ میں ہجرت کر گیا اور دوسرا بوجہ کمزوری ہجرت نہ کر سکا۔ لیکن اللہ تعالیٰ پہلی قسم یعنی تکلیفیں اٹھانے والوں کو پسند کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو ان کی قربانیوں کا اجر دیا کرتا ہے۔

جیسا کہ اصحاب کہف کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا۔ سختیوں کا دور ختم ہوا اور آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کی زبردست طاقتوں میں بدل دیا۔ لیکن جب غلبہ عطا ہوا تو یہ لوگ اپنے اصلی دین کو بھول گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں کا ذکر کر کے آنے والوں کو نصیحت کرتا ہے کہ قوموں پر آزمائش کے وقت آیا کرتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ لیکن ثابت قدم رہنے والے آخر کار کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مصر / انسانی حقوق

اسلامی حقوق کے علمداروں کے ایک گروپ نے صدر بل کلنٹن سے کہا ہے کہ وہ مصر کے صدر حسنی مبارک سے انسانی حقوق کی پامالی کے سلسلے میں بات کریں۔ انسانی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ جس کا تعلق مشرق وسطیٰ سے ہے نے بل کلنٹن کو ایک خط لکھا ہے کہ مصر کے صدر سے گفتگو کرتے ہوئے اس تشویش کا اظہار کریں کہ مصر میں انسانی حقوق بڑی تیزی کے ساتھ پامال کئے جا رہے ہیں۔ ۱۹۸۱ء سے لے کر اب تک وہاں ایمرجنسی لاگو ہے۔ ۱۹۸۱ء میں صدر انور سادات کو ہلاک کیا گیا تھا۔ اس ایمرجنسی سے مصریوں کے بنیادی حقوق پر لمبے عرصے سے زد پڑ رہی ہے۔ جہاں تک حفاظتی فوجوں کا تعلق ہے وہ جو چاہتی ہیں کرتی ہیں لوگوں کو ڈراتی دھمکاتی ہیں اور اپنی مرضی سے لوگوں کو حراست میں لے لیتی ہیں اور حراست میں لے کر انہیں ایذا پہنچاتی ہیں۔

مصر کی حکومت اس سلسلے میں کہتی ہے کہ اس وقت جو حالات موجود ہیں اور جس طرح حکومت کی مخالفت کی جا رہی ہے جس میں تشدد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے یعنی مصری حکومت کے ایمرجنسی قوانین اپنا جواز رکھتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت کسی ایک طبقے کے خلاف نہیں ہے۔ جو خط بل کلنٹن کو لکھا گیا ہے اس میں قید خانوں کی کیفیت بھی بیان کی گئی ہے وہاں نہ بہتر خوراک ہے نہ دوائیں۔ اور مار پیٹ اور بجلی کے شاک دینے سے موتیں بھی واقع ہوئی ہیں۔ اظہار خیال کی بھی اجازت نہیں ہے خاص طور پر جب پولیس تشدد کے خلاف بات کی جاتی ہے تو لوگوں سے سختی سے پیش آیا جاتا ہے۔

اس خط میں ایمرجنسی قوانین کو ختم کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور یہ بھی کہ ریڈ کراس کو اس بات کی اجازت دی جانی چاہئے کہ وہ زیر حراست لوگوں سے مل سکے۔ کہتے ہیں کہ سی۔ این۔ این سے بات کرتے ہوئے صدر مصر نے اس بات کا اعتراف کیا کہ چھوٹی چھوٹی پامالیاں یقیناً ہو رہی ہیں لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ عدالتی انتظام بھی موجود ہے اور مصر اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ انسانی حقوق کا پاسدار ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق مصر میں اس وقت ۲۰ ہزار سیاسی قیدی ہیں۔ ان میں سے ۶۰ فی صد کا تعلق جماعت اسلامیہ گروپ سے ہے۔ ۳۱ فی صد اسلامی جہاد سے تعلق رکھتے ہیں اور ۱۵ فی صد اخوان المسلمین وغیرہ سے۔ حکومت ان اعداد و شمار کو مسترد کرتی ہے وہ کہتی ہے کہ ایمرجنسی کے ماتحت تین ہزار افراد کو حراست میں رکھا گیا ہے۔

☆ ○ ☆

سکاٹ لینڈ / انتخابات

سکاٹ لینڈ میں لوکل کونسلوں کے انتخاب ہونے والے تھے۔ اس انتخاب سے تین روز پہلے عدالت نے اپنے ایک فیصلہ میں کہا کہ وزیراعظم جان میجر کی تقریر ٹیلی کاسٹ نہ کی جائے۔ کیونکہ اس سے انتخابات متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس معاملے کو حزب اختلاف عدالت میں لے گئی چنانچہ بی۔ بی۔ سی۔ جس نے اس پروگرام کا پورا اہتمام کر رکھا تھا اس نے عدالت میں اپیل کی اور وقت کم ہونے کی وجہ سے دو ججوں کو گھروں سے بلا کر سماعت کروائی گئی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ جو فیصلہ عدالت کر چکی ہے اسے قائم رکھا جائے۔ جان میجر کی طرف سے کہا گیا اور یہ بات بی۔ بی۔ سی۔ نے کہی کہ وزیراعظم کی تقریر کا سکاٹ لینڈ میں انتخابات سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تقریر اس پروگرام میں کی جا رہی ہے جسے ہفتہ واری تناظر کہا جاتا ہے اور اس میں مختلف قسم کے موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔

اس تقریر میں جسے بی۔ بی۔ سی۔ پر پیش کرنے کی اجازت نہیں ملی سکاٹ لینڈ کے انتخابات کا قطعاً کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن حزب اختلاف نے اس بات پر زور دیا کہ جان میجر کے ٹیلیوژن پر آنے سے کنزرویٹو پارٹی کو تقویت حاصل ہو گی۔ اگرچہ عام حالات میں اندازہ یہ لگایا گیا تھا۔ کہ کنزرویٹو پارٹی صرف گیارہ فی صد نشستیں حاصل کر سکے گی۔ لیکن حزب اختلاف نے کہا کہ اگر جان میجر کا انٹرویو نشر کیا گیا تو ان کی نشستوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ بی بی سی ابھی ایک اور اپیل کرنا چاہتی ہے تاکہ جان میجر کی تقریر کو براڈ کاسٹ کیا جا سکے۔ لیکن اس وقت تک انتخابات ختم ہو چکے ہوں گے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ جان میجر کے اس انٹرویو کو نشر ہونے دیا جائے۔ حزب اختلاف اس بات پر خوش ہے کہ اس نے ایک قانونی اور اخلاقی فتح حاصل کی ہے۔

☆ ○ ☆

جاپان میں نیا فرقہ

گذشتہ دنوں جاپان میں ایک زیر زمین ریلوے ٹرین میں دھماکہ ہوا جس کی وجہ ایک خاص قسم کی گیس بتائی گئی ہے اور نتیجتاً دس افراد ہلاک ہوئے اور بتایا جاتا ہے کہ پانچ ہزار پانچ سو افراد زخمی ہوئے۔ جب اس گیس پر تجربات کئے گئے تو پتہ چلا کہ یہ وہی گیس ہے جو نازی فوجوں نے یہودیوں کے لئے تیار کی تھی اور جو ان کے کیمپوں میں ان کی موت کا باعث بنی۔ اس گیس کے متعلق تحقیق کرتے ہوئے انہوں نے ۱۹۸۷ء میں قائم ہونے والے ایک مذہبی فرقے جس کا نام آدم سپریم ٹروتھ ہے اور جو اس بات کا پرچار کرتا ہے کہ ۱۹۹۷ء میں ایک زبردست جنگ چھڑے گی اور اس کے کچھ عرصہ بعد یہ دنیا ختم ہو جائے گی۔ یعنی قیامت آجائے گی مورد الزام ٹھہرایا ہے۔

اس نئے مذہبی فرقہ کے بعض مراکز میں چھاپہ مارا گیا تو وہاں ایسے محلول ملے جن سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ انہوں نے ہی یہ گیس بنا کر گاڑی میں دھماکہ کیا ہو گا۔ اس مذہبی فرقہ کا رہنما روپوش ہے اور اس کے ریکارڈڈ بیانات سنائے جاتے ہیں۔ یورپ میں کسی جگہ سے اس نے بیان دیا ہے کہ اس دھماکے کے ساتھ ان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ جو محلول ان کے مراکز سے ملے ہیں وہ اس گیس کے بنانے میں کام آتے ہیں اس لئے پولیس یہ بات مان نہیں رہی کہ اس مذہبی فرقہ کا اس حادثہ میں ہاتھ نہیں ہے۔

اس فرقہ کے لیڈر کا نام ہے شوکو آساہارا۔ جب اسے پتہ چلا کہ اس دھماکے کا الزام ان کے ممبروں پر لگایا جا رہا ہے تو اس نے غصے کا اظہار کیا اور کہا کہ میں یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا کہ ہمارے لوگ یہ گیس تیار کر رہے ہیں۔ آساہارا کی عمر ۴۰ سال ہے۔ اور اس کا دعویٰ ہے کہ جاپان میں اس کے دس ہزار مرید ہیں اور جاپان سے باہر اس سے بھی زیادہ لوگ ان کے فرقہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ پولیس نے اس فرقہ کے چار افراد کو گرفتار کر لیا اور پچاس افراد کی نقل و حرکت پر پابندی لگائی ہے۔ یہ وہ افراد ہیں جنہیں ان کے گرجے میں بے ہوشی کی کیفیت میں پایا گیا۔

پولیس کے ان چھاپوں کی مذمت کرتے ہوئے فرقہ کے لیڈروں نے کہا ہے کہ ان کی بہت زیادہ جائیداد تباہ کر دی گئی ہے۔ اور وہ یہ معاملہ عدالت میں لے کر جائیں گے۔ جن چیزوں کی تباہی کا ذکر کیا ہے ان میں عمارات کے بعض دروازے بھی ہیں جن کے ساتھ بجلی کی زنجیریں آویزاں تھیں۔

فرقہ کا کہنا ہے کہ ہم عدالت میں جا کر ساری بات کی وضاحت کرنی چاہتے ہیں۔ ہم وہاں یہ ثابت کریں گے کہ اس فرقہ کے لوگ بے گناہ ہیں اس فرقہ کے ایک شخص آؤیاما جس کی عمر ۳۵ سال ہے نے کہا ہے کہ امریکہ کے فوجی حلقے یہاں طیاروں کے ذریعے گیس کا چھڑکاؤ کرتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ یہ گیس جس سے حادثہ ہوا ہے بھی ان کی بنائی ہوئی ہو۔ اس لئے لازم ہے کہ تفتیش میں امریکہ کے لیڈروں کو بھی شامل کیا جائے۔

پولیس مزید چھاپے مار رہی ہے اور پر امید ہے کہ انہیں مزید کلیدی اشارات ملیں گے۔ یہ باتیں بھی گردش کر رہی ہیں کہ ان کے کچھ لوگ جو اس فرقہ کو چھوڑ گئے ہیں وہ اس کے راز افشا کر رہے ہیں۔ ایک نوجوان کو اوساکا میں حراست لیا گیا تو اس نے کچھ ایسے رازوں سے پردہ اٹھایا جس سے اس فرقہ کے تین افراد حراست میں لئے گئے۔ پولیس والے اس سلسلے میں ایک ۶۵ سالہ قانونی کلرک کو بھی تلاش کر رہے ہیں جسے اس لئے اغوا کر لیا گیا تھا۔ کہ اس نے اپنی چھوٹی ہمشیرہ کو اس فرقہ کو چھوڑنے کی ترغیب دی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس فرقہ کے لوگ ہندو دیوتا شوا کی بھی پرستش کرتے ہیں۔

برطانیہ عرب دفاعی معاہدہ

برطانیہ نے متحدہ عرب امارات اور قطر کے ساتھ ایک دفاعی معاہدے کے لئے گفتگو شروع کر دی ہے۔ برطانیہ کے وزیر مملکت برائے دفاعی پیداوار نے بتایا ہے کہ قطر کے ساتھ ان کا دفاعی سمجھوتہ تیار ہے اور دو ماہ کے عرصے میں اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ اب وہ ابوظہبی جائیں گے تاکہ متحدہ عرب امارات کے ساتھ دفاعی سمجھوتہ کو آخری شکل دے سکیں۔

برطانیہ کی ان کوششوں کا مقصد اپنے دفاعی سازوں سامان کی فروخت کی راہ ہموار کرنا ہے۔ اس سے قبل برطانوی وزیر دفاع کی وہ کوشش ناکام ہو گئی جو متحدہ عرب امارات کو ویسٹ لینڈ ہیلی کاپٹر کی فروخت کے بارے میں تھی۔ بتایا گیا ہے کہ قیمتوں پر تصفیہ نہیں ہو سکا۔

برطانوی وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ متحدہ عرب امارات کے ساتھ اس کا دفاعی سمجھوتہ قریباً تیار ہے۔ اور آئندہ کسی وقت اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس میں صرف دستخطوں کی دیر ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ جلد متحدہ عرب امارات کا دورہ کریں گے۔

☆ ○ ☆

سختیٔ قلب کا کفارہ یہ ہے کہ انسان خدا کے حضور رووے

جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس میں نہ ہو تو خدا تک بات نہیں پہنچتی صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رووے۔ اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے۔ اور اس کی عمر کا کیا حال ہے اگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مولوی شمس الدین صاحب بورے والہ ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی کا بازو بائیں کندھے کے قریب سے سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں بازو پر پلستر لگا دیا گیا ہے بوجہ معمری کمزوری زیادہ ہے۔

○ محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب ہٹہ سیکرٹری اصلاح وارشاد بورے والہ چند روز سے بوجہ بلڈ پریشر جسم کے بائیں طرف کے حصہ پر درمیانے درجہ کے فالج کے حملہ سے بیمار ہیں۔ ٹانگ بازو چہرہ اور زبان متاثر ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نورجہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید منصور الحسن صاحب (وفات یافتہ) بھاگلپوری (بہار) مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ آپ مکرم عبدالاحد صاحب سابق صدر اورنگی کراچی کی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

یوم تحریک جدید

○ امراء و صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید ۲۸- اپریل ۱۹۹۵ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرماویں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۳۰۴۰ زوجہ مکرم عبداللطیف صاحب بھٹی ساکن کمالیہ ڈاکخانہ خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ۱۹۵۱ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد ان کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔

○ محترمہ حسین بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۶۷۶۴ اہلیہ مکرم مستری نظام دین صاحب قوم کھوکھر ساکن دیگیے وال ضلع امرتسر نے ۱۹۴۳ء میں وصیت کی تھی۔

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت حافظ حامد علی صاحب قوم ککے زئی۔ ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور نے ۱۹۱۸ء میں وصیت کی تھی۔

○ مکرم چوہدری بابا عاصم خان صاحب ولد مہتاب خان صاحب سکنہ حیدر آباد ضلع تھرپارکر سندھ جو کہ بعد میں دارالیمن شرقی ربوہ میں بھی رہے۔ جن کا وصیت نمبر ۲۳۰۵۰ کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔

اگر مندرجہ بالا موصی / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو دفتر وصیت سے فوری رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سیکرٹریان اور والدین واقفین نو متوجہ ہوں

○ (۱) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(۲) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کرکے بھجوائیں خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(۳) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہیں ہوئے وہ وکالت وقف نو کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش؟

وکالت وقف نو

گلشن احمد نرسری

احباب کرام کی سہولت کے لئے سومنگ پول کے قریب گلشن احمد نرسری کو ہر قسم کے پودوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو ارزاں قیمت پر دستیاب ہوں گے گلشن احمد نرسری میں ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کے سایہ دار سفیدہ۔ سکھ چین۔ پاپولر وغیرہ پھلدار کنو۔ آم۔ امرود۔ جامن وغیرہ۔ پھولدار غیر موسمی اور موسمی پھلدار پودے خوشبودار پودے۔ برآمدوں اور صحنوں کی تزئین والے پودے۔ خوبصورت گملے۔ مختلف قسم کی بیلیں مہیا ہیں۔ اور دن کے اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

امید ہے آپ اپنی اس نرسری سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

امداد طلباء کے لئے مخیر

حضرات توجہ فرماویں

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا شعبہ "امداد طلباء" مشروط بآمد ہے۔ جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ بجٹ میں کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ (نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳

سے جھوٹی بات بدظنی ہے) میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری نہ کرے تو ایسے لوگ جو سوء ظنی کے مرض میں گرفتار ہیں۔ وہ خود ان سوء ظنیوں کا نشانہ ہو کر مرتے ہیں۔ پس خدا سے ڈرو۔ اور اپنے اس وعدہ کا لحاظ کرو جو تم نے (۔) کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ انسان چاہتا ہے کہ دنیا میں معزز اور محترم بنے۔ لیکن حقیقی عزت اور سچی تکریم خدا تعالیٰ سے آتی ہے وہی ہے جس کی یہ شان ہے (جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے) اور پھر حقیقی عزت انبیاء و رسل اور ان کے سچے اتباع کو دی جاتی ہے۔ ساری کی ساری عزتیں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں اور سچے (ایمان لانے) والوں لئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام (فرمانبرداری) کی وجہ سے دنیا میں معزز اور مکرم ہوئے (۔) پس اس سے نتیجہ نکال لو کہ اللہ تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے۔ سچی فرمانبرداری۔ صدق و وفاداری اور قلب سلیم۔ ان باتوں کے ساتھ وہ راضی ہو جاتا ہے۔ یہی باتیں ہیں جو (دین حق) تم کو سکھاتا ہے۔

(از خطبہ ۱۶- فروری ۱۹۰۵ء)

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر شب قدر کی عدالت پہنچے۔ وہ عدالت کے سامنے ٹیکسی سے اترے ہی تھے کہ تین چار سو کے قریب مخالفوں نے ان سب پر حملہ کر دیا۔ اور انہیں مارنا شروع کر دیا۔ ساتھ پتھراؤ کیا گیا۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب زخموں کی تاب نہ لا کر وہیں انتقال کر گئے۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کو شدید زخمی حالت میں پشاور ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

یہ ۹- اپریل صبح ۹- ۱۰- بجے کا واقعہ ہے۔ مکرم چوہدری ریاض احمد کے انتقال کے بعد حملہ آور ان کے جسم پر کودتے رہے۔ بعد ازاں ان کے کپڑے اتار کر ان کی گردن میں رسی ڈال کر شب قدر کے بازاروں میں ان کی نعش کو گھسیٹا گیا اور سخت بے حرمتی کی گئی۔ پولیس موقع پر موجود تھی مگر اس نے کوئی تعرض نہ کیا۔ بعد ازاں لاش خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل پشاور کے مردہ خانے میں جمع کروا دی گئی۔

اطلاع ہونے پر احباب جماعت خدا کی راہ میں قربان ہونے کا اعزاز پانے والے مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کی میت کو لے کر مردان گئے جہاں رات ۱۰ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی ساڑھے گیارہ بجے رات کے بعد جنازہ ربوہ کی طرف روانہ ہوا اور ۱۰- اپریل کو صبح ۱۱ بجے جنازہ ربوہ پہنچا۔

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب نے اپنی یادگار اپنی بیوی کے علاوہ چار بچے چھوڑے ہیں۔ بڑا بیٹا عزیز اویس احمد ۱۴ سال کا ہے اور میٹرک میں زیر تعلیم ہے۔ سب سے چھوٹی بچی کی عمر ایک ڈیڑھ سال ہے۔

اس سے قبل ۱۹۷۴ء میں آپ پر مردان میں قاتلانہ حملہ کیا گیا اور آپ پر چھریوں کے متعدد وار کئے گئے۔ جب آپ زخمی حالت میں ہسپتال میں تھے تو وہاں بھی آپ کی جان لینے کی کوشش کی گئی۔ ۱۹۷۴ء میں ہی آپ اپنے عزیز سے ملنے سرگودھا آئے تو ریلوے اسٹیشن سرگودھا پر فائرنگ ہوئی جس سے آپ زخمی ہوئے۔

آپ کے خسر مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب پر بھی ۱۹۷۴ء میں حملہ ہوا جس میں آپ کا کان کٹ گیا۔

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کے صاحبزادے عزیز مکرم اویس احمد صاحب نے اپنے والد محترم کے راہ خدا میں جان دینے پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "مجھے خوشی ہے کہ میرے ابو نے راہ مولا میں جان قربان کی ہے۔ یہی میرے جذبات ہیں۔ اور مجھے کچھ نہیں کہنا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی قربانی کے عظیم الشان ثمرات پیدا کرے۔

مارکیٹ برائے فروخت

۱۵ مرلہ پر تعمیر شدہ 24 دکانوں پر مشتمل ربوہ کے معروف ترین تجارتی مرکز میں برائے فروخت ہے

المشتہر: نصیر الدین انجم

رابطہ فینسی کراکری ہاؤس ربوہ

فون: دکان: 211599

گھر: 772

خبریں

ربوہ : 11- اپریل-1995ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمار اؤ نے کہا ہے کہ پاکستان سے غیر مشروط مذاکرات پر تیار ہیں لیکن ایٹمی موقف تبدیل نہیں ہو گا۔ مذاکرات پر آمادگی کے بارے میں بے نظیر بھٹو کو اسی وقت بتا دیا تھا جب انہوں نے پاکستان کی وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا- غیر مشروط بات چیت سے باہمی تعلقات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے بھارتی وزیر اعظم نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ بے نظیر نے تعلقات کی خرابی کا ذمہ دار بھارت کو قرار دینے کی کوشش کی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو مئی میں ۷ ممالک کے سربراہوں کے ہمراہ شملہ جائیں گی۔ بے نظیر کا یہ دوسرا دورہ شملہ ہو گا اس سے قبل وہ اپنے والد ذوالفقار علی بھٹو کے ہمراہ ۱۹۷۲ء میں شملہ گئی تھیں۔ جہاں معاہدہ شملہ طے پایا تھا۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حکومت روزگار فراہم کرنے کی ایجنسی نہیں بن سکتی- نجی شعبہ کو چاہئے کہ اس میں تعاون کرے- صرف کمیونسٹ ممالک میں حکومتیں سرکاری ملازمتیں فراہم کرنے کی پابند ہوتی ہے- موجودہ حکومت ایسی پالیسی بنا رہی ہے جس کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعے زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کیا جاسکے۔

○ کراچی میں کانسٹیبل سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے- شراب سپلائی کرنے والی ویگن جلا دی گئی- کراچی غربی میں رینجرز کے چھاپے میں ۳ کلاشنکوفوں سمیت ۲۵ جدید ہتھیار برآمد کرلئے گئے ۱۴ ملزم پکڑے گئے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ امریکہ نے قذافی سٹیڈیم کا نام بدلنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ خوشاب کے قریب بس گہرے جوہڑ میں جا گرنے سے ۱۴ مسافر ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر مرار جی ڈیسائی انتقال کر گئے ان کی عمر ۹۹ سال تھی وہ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۰ء تک پہلی غیر کانگرسی حکومت کے سربراہ رہے تھے۔

○ صوبائی وزیر بلدیات سید ناظم حسین شاہ نے کہا ہے کہ بلدیاتی نظام پر پی ڈی ایف میں اختلافات ہیں- بے نظیر کی واپسی پر غور ہو گا جماعتی اور غیر جماعتی طرز پر بھی اختلاف ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی سے مسلم لیگ (ن) کے ارکان قومی اسمبلی ایم کیو ایم ہی کے نمائندے ہیں- مسلم لیگ کو کراچی میں اپنی دو نشستیں خالی کرنے کی ضرورت نہیں- ایم کیو ایم اے این پی اور مسلم لیگ کے گرینڈ الائنس کے بعد یہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔

○ وفاقی حکومت کے ترجمان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو بھارت کے لئے وبال جان بن چکی ہے اپوزیشن کو ان کی مخالفت چھوڑ دینی چاہئے۔

○ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے تمام کلاسوں کے لئے ۶ کروڑ روپے کی کتب کی فراہمی کا کام ۱۷- اپریل تک مکمل کر لیا جائے گا۔

○ اپوزیشن کے سید ظفر علی شاہ نے پنجاب کے قائمقام گورنر محمد حنیف رامے کے خلاف نااہلی کا ریفرنس دائر کر دیا ہے- اس میں کہا گیا ہے کہ آئین کے تحت قائم مقام گورنر کا مطلب بھی گورنر ہے- کوئی رکن صوبائی اسمبلی گورنر بن جائے تو اس کی نشست ختم ہو جاتی ہے- اس طرح وہ سپیکر بھی نہیں رہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سپیکر قائمقام گورنر بن سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ چیئرمین سینٹ اور سپیکر قومی اسمبلی قائمقام صدر ہو سکتے ہیں تو پنجاب اسمبلی کے سپیکر قائمقام گورنر کیوں نہیں ہو سکتے- انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا اعتراض بلا جواز ہے- انہوں نے کہا کہ چاروں صوبائی حکومتیں قومی اسمبلی کے سپیکر کا حکم ماننے کی پابند ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ میرے اسلام آباد پہنچنے کی دیر ہے جیالے اقتدار چھوڑ کر بھاگ جائیں گے نئے انتخابات احتساب کے بعد ہوں گے- دھماکے اور طوفان کے آثار نظر آرہے ہیں- بعض حکومتی اہلکار حکومت کی جڑیں اکھاڑنے میں مصروف ہیں- حکومت کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے۔

○ عالمی بینک کے صدر کی بے نظیر سے ملاقات کے بعد بینک کی پالیسیوں میں نمایاں تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے- بینک کے صدر نے کہا کہ آئندہ ہر منصوبے کے سماجی فوائد کو سامنے رکھا جائے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر جس ہوٹل میں ٹھہری ہیں اس کے باہر تین مظاہرے کئے گئے- دو مظاہرے مخالفانہ تھے جو ایم کیو ایم اور تحریک جعفریہ نے کئے جبکہ ایک مظاہرہ ان کے حق میں تھا حکومت مخالف مظاہرہ موثر تھا لیکن تعداد دعووں سے کم تھی۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے ملک میں نئے انتخابات کا مطالبہ کرنے کی بجائے حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے- وزارت عظمیٰ کے لئے پانچ امیدوار ہیں-

○ وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم میرے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے- ایٹم بم سے زیادہ اس کی ضرورت ہے- مجھے تاریخ کے سامنے بھی جوابدہ ہونا ہے- ڈیم وقت پر تعمیر نہ ہوا تو مخالف ملک کو ہمیں تباہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی- بلکہ پاکستان خود تباہ ہو جائے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ حتف میزائل پرتھوی میزائل سے زیادہ موثر ہے- اس کو فوج کے حوالہ کر دیا جائے- ایٹمی توانائی کے توازن کی طرح میزائل کے شعبہ میں توازن ضروری ہے- حتف سے بیک وقت کئی راکٹ نکلتے ہیں اور ۳۰۰ کلو میٹر تک مار کرتے ہیں۔

اہالیان ربوہ کا اجتماعی وقار عمل

○ وقار عمل کی عظیم روایت کے تحت خدمت خلق کے مختلف منصوبوں پر وقت کے تقاضوں کے مطابق احباب جماعت انتہائی خلوص اور جذبہ سے کام کرتے ہیں- اہالیان ربوہ نے گزشتہ ایک اجتماعی وقار عمل کے تحت ربوہ میں تزئین اور صفائی کا کام کیا- اسی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے گزشتہ جمعۃ المبارک مورخہ ۷- اپریل ۱۹۹۵ء کو اہالیان ربوہ نے اپنے اپنے گھروں کے سامنے سڑکوں اور راستوں کو ہموار کرنے اور گندگی کو تلف کرنے کے لئے وقار عمل کیا۔

تزئین اور صفائی کی اس مہم میں خواتین، مرد اور بچے شامل ہوئے- صدر صاحبان محلہ جات نے اپنی نگرانی میں دلچسپی سے اس عمل کو ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رکھا- دفتر صدر عمومی کی طرف سے مقرر کئے گئے معاونین بھی وقار عمل کروانے میں مصروف رہے۔

بلدیہ ربوہ کا صفائی کا عملہ علی الصبح صفائی وغیرہ کے کام میں مشغول ہو گیا اور اہالیان کی معاونت کی- ربوہ کی بڑی بڑی شاہراہوں اور بازاروں میں بلدیہ کے عملہ نے خصوصیت کے ساتھ صفائی کے عمل میں مدد دی۔

حلقہ جات احمد نگر اور بشیر آباد (چھنیاں) کے سپرد سرگودھا روڈ اور بیت اقصیٰ کا علاقہ کیا گیا تھا- وہاں کے احباب نے محنت اور خلوص کے ساتھ کام کیا- گزشتہ ۲ جمعۃ المبارک سے حلقہ احمد نگر کے احباب سرگودھا روڈ پر ٹریکٹرز وغیرہ کے ساتھ سڑک کے ساتھ ساتھ گندگی دبانے اور جگہ کو ہموار کرنے کے لئے قابل تحسین خدمات دے رہے ہیں۔

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں- خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپ کو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھراء کی گولیاں، زدجام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ - حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون : دوکان: 649 گھر: 212300

شدید ناقابلِ برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم- آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جاسکتی ہے
فی شیشی: ۲۵/ روپے- اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا معہ ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون :- 04524-211283 / 771
فیکس :- 04524-212299

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634